برِّ صغیر ہند کی چہار دہ صد سالہ عہد کی ممتاز و نامور شخصیتوں کے

تعارف و تذکرہ کا سب سے بڑا مخزن و مجموعہ:

الإعلام بمن في تاريخ الهند من الأعلام

(نزهة الخواطر وبهجة المسامع والنواظر ۱-۸)

تالیف

مولانا حکیم سید عبدالحی حسنی صاحب مرحوم

(سابق ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

کتاب کا تعارف اور اس کے امتیاز و انفرادیت اور علمی و تحقیقی کاموں میں اسکی احتیاج و اہمیت کا بیان

بقلم

فرزند مؤلف سید ابوالحسن علی حسنی ندوی

(ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

دار عرفات۔ تکیہ کلاں۔ رائے بریلی

www.abulhasanalinadwi.org

بار اوّل

۱۴۱۴ھ — ۱۹۹۳ء

کتابت ——————— ظہیر احمد کاکوروی
طباعت ——————— لکھنؤ پبلشنگ ہاؤس (آفسٹ)

باہتمام

محمد غیاث الدین ندوی

طابع وناشر وملنے کے پتے

مجلس تحقیقات ونشریات اسلام پوسٹ بکس ۱۱۹ (ندوۃ العلماء) لکھنؤ ۲۲۶۰۰۷

دارِ عرفات ۔ تکیہ کلاں ۔ رائے بریلی ۔ ۲۲۹۰۰۱

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

ہندوستان کی دینی وعلمی عظمت اور اس کے تاریخی اسباب

اسلامی تاریخ کا ہر شناسا اس حقیقت سے بخوبی واقف ہے کہ ہندوستان عالمِ اسلام کی طلائی زنجیر میں ایک اہم کڑی کی حیثیت رکھتا ہے، اور اسلامی افکار وعلوم میں اپنا خصوصی کردار ادا کر چکا ہے، مولانا سید عبدالحی حسنیؒ کی کتاب "الثقافۃ الإسلامیۃ فی الھند"[1] ایک اجمالی نظر ڈالنے ہی سے اس دعویٰ کی تصدیق ہو جائے گی کہ اسلامی علوم وفنون کی خدمت میں ہندوستان کا حصہ کسی دوسرے ملک سے کم نہیں بلکہ بیشتر ممالک سے

---

[1] اس کتاب کے دو ایڈیشن دمشق کی موقر اکیڈمی المجمع العلمی کی طرف سے (جس کا نام اب مجمع اللغۃ العربیۃ ہے) شائع ہوئے ہیں، کتاب کا اردو ترجمہ "اسلامی علوم وفنون ہندوستان میں" کے نام سے دارالمصنفین اعظم گڑھ سے شائع ہو چکا ہے، یہ علوم اسلامیہ وعربیہ پر ہندوستانی علماء ومصنفین کی تصنیفات کی ڈائرکٹری ہے، اور اپنے موضوع پر منفرد ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

زیادہ ہے۔

یوں تو ہندوستان میں اسلامی قافلوں کی آمد کا سلسلہ پہلی صدی ہجری کے وسط ہی سے شروع ہو گیا تھا، لیکن ساتویں صدی ہجری کے آغاز میں عالمِ اسلام پر تاتاریوں کے حملہ کے بعد یہاں مسلمانوں میں ہندوستان کی طرف ہجرت کا عام رُجحان پیدا ہو گیا تھا، اور وہ اس عہد میں سب سے مضبوط اسلامی حکومت کا مرکز، اور عالمِ اسلام کے ایک سرے پر واقع ہونے کی وجہ سے اسلام کا سب سے مضبوط قلعہ سمجھا جاتا تھا، ہجرت کا یہ رجحان ایران، ترکستان اور ماوراء النہر میں زیادہ تھا، کیوں کہ ساتویں صدی کے آغاز میں یہی علاقے تاتاری یورش کا خاص طور پر نشانہ بنے تھے، ہندوستان کی اسلامی حکومت علم و فن کے ان قافلوں کا بڑی فراخ دلی سے استقبال کرتی تھی، اور اہلِ فضل و تقویٰ کے لئے اس کا سینہ ہمیشہ کشادہ رہتا تھا۔

یہ عجیب بات ہے کہ وہ تاتاری جن کو ناقابلِ شکست سمجھ لیا گیا تھا، جب ہندوستان پر حملہ آور ہوئے تو ان کو منہ کی کھانی پڑی، اور ان کا زور ٹوٹ گیا، تاریخ بتاتی ہے کہ صرف سلطان علاء الدین خلجی (۶۹۶ھ تا ۷۱۶ھ) کے عہد میں ہندوستان پر تاتاریوں کے پانچ حملے ہوئے، لیکن علائی فوجوں نے انھیں

www.abulhasanalinadwi.org

شکست فاش دے کر ان کا منہ پھیر دیا، اور ہمیشہ کے لئے ان کے حوصلے پست ہوگئے۔

اس طرح علمائے اسلام کو اس ملک میں درس و تالیف اور اشاعتِ علم و دین کا پُرسکون موقعہ ملا، ہندوستان میں اسلامی ثقافت میں اس وقت برگ و بار آئے جب سارا عالمِ اسلام خزاں کی لپیٹ میں تھا، اور علم و ادب، اور فکر وفن کی دنیا میں ہر طرف انحطاط و زوال چھایا ہوا تھا، عالمِ عربی جس کے ایک بڑے حصہ پر عجمی النسل فرماں رواؤں' اور مصر و شام جن پر ترکی النسل ممالک کی حکومت تھی، ذہنی اضمحلال اور علمی تعطّل کا شکار تھے، ہر طرف تقلید عام تھی، ابداع اور اختراع کا تصوّر ہی ختم ہوگیا تھا، اس دور خزاں میں اسلام کا درخت ہندوستان میں نئے برگ و بار لا رہا تھا، دیہات و قصبات تک میں علماء و اہلِ نظر کے بے شمار حلقے قائم تھے، جن میں اہلِ قلم یکسوئی سے علمی خدمت میں مصروف تھے، مشائخ اور صوفیاء زُہد و عبادت اور ارشاد و افادہ کے لئے خانقاہوں کو آباد کئے ہوئے تھے، ان کی اتنی کثرت تھی کہ اس زمانہ کی تاریخ و تذکرہ پڑھنے والے کو بعض اوقات ایسا محسوس ہونے لگتا ہے جیسے یہاں علم و تالیف،

www.abulhasanalinadwi.org

تربیتِ قلب اور تزکیۂ نفس کے سوا کوئی اور مشغلہ ہی نہ تھا، اور علماء وصوفیاء کے علاوہ کوئی بستا ہی نہ تھا۔

ہندوستان کی تاریخ اور مشاہیر رجال کے تذکرہ سے عرب مؤرخین کی بے اعتنائی

لیکن متعدد وجوہ سے ہندوستان عرب مؤرخین کی نگاہوں سے پوشیدہ رہا، ایک بڑی وجہ تو یہ تھی کہ ہندوستان اس عالمی گذرگاہ سے الگ تھا، جس سے علم وفن کے کارواں گزرتے تھے، دوسری وجہ یہ تھی کہ فارسی سرکاری زبان ہونے کی وجہ سے تالیف وتصنیف کی زبان بھی بن گئی تھی، خوش قسمتی سے حج کی تقریب سے علمائے ہند کو عرب جانے کا موقعہ ملتا تھا، اور عقیدت کی کشش ان کو باربار حجاز کھینچ لے جاتی تھی، بہت سے لوگ طویل قیام کرکے وہاں کے مشائخ سے علوم، خصوصًا حدیث میں استفادہ کرتے تھے، واقعہ یہ ہے کہ اگر حج کی تقریب نہ ہوتی تو عالمِ عربی کو بھی کسی کو ملبس کی ضرورت ہوتی، جو اس انوکھی دنیا کا پتہ لگاتا۔

اس کا اندازہ اس سے کیجیے کہ حافظ سخاوی نے اپنی مشہور کتاب "الضوء اللامع" (جس کے ۱۲ اجزا ہیں) میں جو نویں صدی

www.abulhasanalinadwi.org

کے علماء کے حالات پر مشتمل ہے، اور اس میں ۱۱۶۱۱ تراجم (تعارف وسوانح) موجود ہیں، ہندوستان کے صرف اڑتیس ۳۸ علماء کا ذکر کیا ہے؛ اور علّامہ شوکانی یمنی نے ہندوستان سے قریب ہوتے ہوئے بھی "البدر الطالع" میں ساتویں صدی سے لے کر بارہویں صدی تک ہندوستانی علماء میں صرف سات کا ذکر کیا ہے، مُحِبّی نے اپنی کتاب "خلاصة الأثر" میں گیارہویں صدی کے علماءِ ہند میں سے ۱۴ کا تذکرہ کیا ہے، حالانکہ ان کی کتاب میں جن شخصیات کا تذکرہ آیا ہے، ان کی تعداد بارہ سو نوے ۱۲۹۰ ہے، اس طرح مُرادی نے "سلک الدرر" میں بارہویں صدی کے صرف ۷ علماءِ ہند کا تذکرہ لکھا ہے۔

"نزہۃ الخواطر" کی خصوصیت

مولانا حکیم سید عبدالحی صاحبؒ کی کتاب "نزهة الخواطر" اس لحاظ سے اس وقت تک سب سے بڑا جامع اور وسیع تذکرہ ہے، جو ہندوستان کے کسی مصنّف کے قلم سے نکلا ہے، اوّلاً وہ کسی خاص طبقہ اور صنف کے ساتھ مخصوص نہیں،

www.abulhasanalinadwi.org

اس میں علماء و مشائخ، سلاطین و امراء، شعراء وادباءؔ اور ہر صنعت وفن کے اہلِ کمال دوش بدوش اور پہلو بہ پہلو نظر آتے ہیں، ثانیاً اس کا تعلق کسی خاص تاریخی عہد اور صدی سے نہیں، بلکہ مسلمانوں کے داخلۂ ہند سے اپنے عہد (چودھویں صدی ہجری۔ بیسویں صدی عیسوی) تک کے اعیان ومشاہیر کا تذکرہ ہے، ثالثاً اس کا تعلق کسی خاص خطّۂ ملک و ولایت یا علاقہ سے نہیں، بلکہ درّۂ خیبر سے لے کر خلیج بنگال اور بحیرۂ عرب کے ساحل تک، اور کشمیر کی چوٹی سے ہندوستان کی جنوبی سرحد کنیا کماری تک اس کا دامن پھیلا ہوا ہے۔

ہندوستان جیسے وسیع ملک کا (جس کو ایک تحتی برّ اعظم کہنا زیادہ صحیح ہوگا) احاطہ اور اس میں پیدا ہوتے والے تمام اہلِ کمال اور ممتاز شخصیتوں کی نشاندہی اور سوانح نگاری جن میں سے ایک بڑی تعداد گوشۂ گمنامی میں پڑی رہی، اور جن میں سے بہت سے اہلِ کمال کا تعلق قصبات و قریات سے ہے، اور وہ ان مؤرخین کی نظر سے جو بالعموم حکومتوں کے مرکزوں اور نامی گرامی شہروں سے تعلق رکھتے تھے،

www.abulhasanalinadwi.org

اوجھل رہے، استیعاب و استقصاء کرنا بڑی عالی ہمتی، جانکاہی اور حقیقتاً توفیق خداوندی کا ثمرہ کہا جا سکتا ہے۔

تراجم کی وہ کتابیں جو زمانی لحاظ سے قرن اوّل سے لے کر مصنف کے زمانہ تک، اور مکانی لحاظ سے مشرق سے مغرب تک، اور شمال سے جنوب تک محیط ہوں اور ان میں ہر صاحبِ فضل وکمال کا ذکر ہو، اور ہر فن کے مشاہیر کا تذکرہ ہو، ایسی جامع تصنیفات سے اکثر عربی اور اسلامی ممالک (ترکی اور مراکش سے انڈونیشیا اور ملیشیا تک) خالی نظر آتے ہیں۔

مطالعہ کا ذوق رکھنے والے اور مُطّلع اشخاص اس سے بخوبی واقف ہیں کہ اسلامی ملکوں میں تراجم وسیر پر جو کتابیں لکھی گئیں، جن میں وہاں کے رجال اور مشہور شخصیات کے احوال وسوانح سامنے آئے، وہ یا تو کسی صدی کے ساتھ خاص ہیں، جیساکہ علّامہ ابن حجر کی "الدُّرَرالکامنة فی أعیان المأة الثامنة" جو آٹھویں صدی کے مشاہیر کے حالات پر مشتمل ہے، سخاوی کی "الضوء اللامع فی رجال القرن التاسع" جس میں نویں صدی ہجری کے مشاہیر کا تذکرہ ہے، حضرمی کی "النور السافر فی رجال القرن العاشر" جس میں دسویں صدی کے مشاہیر کے حالات ہیں،

www.abulhasanalinadwi.org

مُحبّی کی "خلاصۃ الأثر فی رجال القرن الحادی عشر" جو گیارہویں صدی کے رجال پر لکھی گئی، مُرادی کی "سِلکُ الدُّرَر" جو بارہویں صدی کے مشاہیر کے حالات پر مشتمل ہے اور "البدر الطالع لمحاسن من بعد القرن السابع" جو شوکانی کی تصنیف ہے، اور اس میں ساتویں صدی کے بعد کے مشاہیر کے حالات ہیں۔

یا وہ کتابیں ہیں جو خاص فن یا موضوع کے ماہرین اور اس کی ممتاز شخصیتوں کے تعارف کے لئے لکھی گئی ہیں، جیسے "طبقات الأطبّاء" "طبقات النّحاۃ" اور "طبقات الأدباء" یا کسی فقہی مسلک کے ماہرین و حاملین کے حالات پر مشتمل ہیں، جیسے "طبقات الشافعیۃ الکبریٰ" "طبقات الحنابلۃ"۔

لیکن مولانا سید عبدالحی صاحبؒ کی کتاب "نزھۃ الخواطر" نہ کسی صدی کے ساتھ مخصوص ہے، نہ کسی فن کے ماہرین کے ساتھ، نہ کسی فقہی مسلک و مکتبِ خیال کے نمائندوں اور ناموروں کے ساتھ، وہ زمانی اعتبار سے بھی، مسلک و مکتبِ خیال کے اعتبار سے بھی، موضوع اور دائرۂ کمال کے لحاظ سے بھی عمومی اور ہمہ گیر ہے۔

اس کتاب میں مُصنّف نے اپنی علمی و تحریری صلاحیتیں اور خداداد مزاجی و فطری خصوصیات صَرف کردی ہیں، اور وہ

www.abulhasanalinadwi.org

مصنف کے فضل و کمال کا نچوڑ اور ان کی وسیع النظری اور وسیع القلبی اور خلوص کا مظہر ہے، کتاب میں کسی مسلکی یا جماعتی عصبیت اور جانب داری سے کام نہیں لیا گیا ہے، بے تکلف صاحبِ ترجمہ کے کمال یا اختصاص کا اظہار کیا گیا ہے، اور مؤرخانہ و منصفانہ طریقہ پر کمزوریوں یا افراط و تفریط کی طرف اشارہ بھی، اس میں احساس کی پاکیزگی بھی ہے، شعور کی لطافت بھی، جمال و کمال کی صفات کے اظہار میں قلم کی روانی بھی ہے اور صاحبِ سوانح کے امتیاز و کمال کا بے تکلف اعتراف بھی، مدح و تعریف میں اعتدال، تنقید میں کمزوریوں کی نشاندہی کی گئی ہے، جن سے کوئی فردِ بشر خالی نہیں، عبارت میں سلاست و بلاغت ہے[1] موضوع میں تنوّع ہے، نہ اس میں اُکتاہٹ ہے، نہ پڑھنے والے پر کوئی بار ہوتا ہے، وہ ایک پسندیدہ و معلومات افزا قصہ گو اور خوش مزاج ہم نشین کی طرح ہے، جس میں لذّت و حلاوت بھی ہے، موعظت و نصیحت اور درس و عبرت بھی، اسی لئے مصنف نے اس کتاب کا نام

---

[1] عرب فضلاء اور اہلِ نظر نے بھی اس کا اعتراف بلکہ اس پر استعجاب ظاہر کیا ہے، اس سلسلہ میں [2] دو ممتاز ترین ادیب و ناقد اور مبصرین کا نام لکھا جاتا ہے، ایک علامہ ڈاکٹر شیخ تقی الدین الہلالی المراکشی، دوسرے علامہ بہجۃ الاثری بغدادی۔

"نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنواظر" (دلوں کے لئے سیر اور دیدہ وگوش کے لئے تفریح کا سامان) رکھا۔

کتاب پر ہندوستان کے دو ممتاز ترین اہلِ علم ونظر کے تبصرے

ہم یہاں پر دو نامور اہلِ نظر فضلاء کا تبصرہ وتأثر نقل کرنے پر اکتفا کرتے ہیں، مولانا سید سلیمان ندویؒ تحریر فرماتے ہیں:۔

"اسلامی ہندوستان کے پورے ہزار سالہ عہد میں شعراء ومشائخ وسلاطین کے سیکڑوں تذکرے اور تاریخیں لکھی گئیں لیکن آزاد بلگرامی کی تصنیفات کو چھوڑ کر کوئی مختصر رسالہ بھی مستقل یہاں کے علماء وفضلاء کے حالات میں نہیں لکھا گیا' مولانا سید عبدالحی مرحوم نے اس نقص کو محسوس کیا اور پورے بیس برس اس کام پر انھوں نے صرف کئے، اس عرصہ میں ہندوستان کی اِس سرحد سے اُس سرحد تک کوئی کتب خانہ نہیں چھوڑا جہاں ان کو ذوقِ طلب کھینچ کرنہ لے گیا ہو، اور بالآخر ۸ جلدوں میں علمائے ہند کی پوری سوانح عمریاں جمع کیں، اس کا مقدمہ لکھا جس میں ہندوستان کے اسلامی علوم وفنون کی تاریخ مرتب کی[1]"

[1] اس سے مراد "معارف العوارف" ہے جو "الثقافۃ الاسلامیۃ فی الہند" کے نام سے دمشق میں شائع ہوئی۔

www.abulhasanalinadwi.org

عربی میں ہندوستان کی اسلامی تاریخ، سلاطین اسلام، یہاں کے اسلامی تمدّن، مساجد، مدارس، عمارات، شفاخانے، اور دیگر خصوصیات پر ایک پوری کتاب[1] تیار کی ہے[2]

مشہور فاضل و محقق عالم مولانا سید مناظر احسن صاحب گیلانی نے راقم الحروف کے نام اپنے گرامی نامہ میں جو یکم نومبر ۱۹۴۵ء کا لکھا ہوا ہے، اپنے اس گہرے تأثر کا اظہار ان الفاظ میں فرمایا:۔

"یہ واقعہ ہے کہ آپ کے والد مرحوم کی چیزوں سے یوں تو مجھے بچپن سے ہی خاص دلچسپی رہی ہے، لیکن "نزہۃ الخواطر" کی قدر و قیمت مجھ پر اپنی اس کتاب[3] کے لکھنے وقت جتنی ظاہر ہوئی اس سے پہلے نہیں ہوئی تھی، اللہ کے اس مخلص بندہ نے کمال کر دیا ہے، سمندروں کو کھنگال گئے، لیکن پتہ بھی چلنے نہ دیا، خدا کرے کہ ان کی محنت سے استفادہ کا موقعہ دنیا کو مل جائے، ایک انقلابی کام ہے جسے وہ کر کے چلے گئے ہیں، اب یہ ہم لوگوں کی توفیق کی بات ہے کہ

---

[1] "جنۃ المشرق" کی طرف اشارہ ہے جو "الھند فی العہد الاسلامی" کے نام سے دائرۃ المعارف حیدرآباد نے شائع کی [2] "معارف" ۱۹۲۳ء

[3] "ہندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت" مراد ہے۔

www.abulhasanalinadwi.org

اس سے خود مستفید ہوں اور دوسروں کو مستفید ہونے کے مواقع پیدا کریں!!

کتاب کا تاریخی رقبہ اور تراجم کی تعداد

کتاب کی پہلی جلد پہلی صدی ہجری کی نامور شخصیات سے لے کر ساتویں صدی ہجری کی نامور اور قابلِ ذکر شخصیات کے تراجم اور تذکروں پر مشتمل ہے، دوسری جلد آٹھویں صدی کی، تیسری جلد نویں صدی کی، چوتھی جلد دسویں صدی کی، پانچویں جلد گیارہویں صدی کی، چھٹی جلد بارہویں صدی کی، ساتویں جلد تیرہویں صدی کی، اور آٹھویں (آخری جلد) چودھویں صدی ہجری اور معاصرین کے تذکرے پر مشتمل ہے، تراجم اور تذکروں کی مجموعی تعداد چار ہزار پانچ سو چودہ ۴۵۱۴ تراجم سے کچھ زیادہ ہی ہے، یہ پورا سلسلہ (مکمل آٹھ جلدیں) ۳۲۴۰ صفحات میں آیا ہے۔

نئے نام سے کتاب کا جدید ایڈیشن

یہ کتاب اولاً مصنّف کے رکھے ہوئے نام "نزہۃ الخواطر وبہجۃ المسامع والنّواظر" کے نام سے دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد

www.abulhasanalinadwi.org

کی طرف سے شائع ہو کر مقبول ہوئی، اور اس کے دو ایڈیشن نکلے، یہ دائرہ اور ریاست حیدرآباد کا بڑا علمی کارنامہ اور علمی وتاریخی احسان سمجھا گیا، اور اس کا عام طور پہ اہلِ علم طبقہ نے اعتراف و اظہار کیا۔

پھر بعض وجوہ ومصالح سے اور اس کی بڑھتی ہوئی طلب اور ضرورت کے پیش نظر بالخصوص ممالک عربیہ اور بلاد مغربیہ کے کتب خانوں اور لائبریریوں کو مہیا اور اس سے مزین کرنے کے لئے دار عرفات رائے بریلی کی طرف سے (جو مصنف کا وطن اور مدفن بھی ہے) اس کو زیادہ عام فہم اور موضوع کی نوعیت پر روشنی ڈالنے والے نام "الإعلام بمن في تاريخ الهند من الأعلام" (تاریخ ہند کی ممتاز شخصیتوں کے تعارف و واقفیت کا ذریعہ) کے نام سے اعلیٰ عربی ٹائپ میں شائع کیا گیا ہے۔

بلاد عربیہ کے ایک ممتاز ناشر کی طرف سے انشاء اللہ جلد یہ کتاب عربی نشر و اشاعت کے کسی بڑے مرکز سے شائع ہوگی، تاکہ بلاد عربیہ کے کتب خانے اور اہلِ ذوق اس سے آسانی کے ساتھ فائدہ اٹھا سکیں اور اپنے مکتبات اور علمی ذخیروں کو اس سے مزین و مکمل کر سکیں، اور برصغیر ہند کے اہلِ فضل وکمال سے

www.abulhasanalinadwi.org

روشناس اور ان کی علمی و دینی کوششوں اور کاوشوں سے واقف ہو سکیں۔

اس علمی خزانہ اور کتاب نہیں بلکہ ایک مستقل کتب خانہ اور ذخیرۂ معلومات سے (جس سے علمی و تحقیقی کام کرنے والے کسی طرح بے نیاز و مستغنی نہیں ہو سکتے) کسی مکتبہ و لائبریری اور تحقیقی ادارہ کا خالی ہونا ایک بڑا علمی خلا اور نقص ہے۔

اسی غرض سے یہ تعارفی مضمون اور رسالہ شائع کیا جارہا ہے، تاکہ عام اہلِ علم، شائقین بحث و تحقیق اور جامعات اور علمی مکتبات اور لائبریریوں کو اس کا علم ہو جائے اور وہ اس سے اپنے ذخیرۂ کتب کو مکمل کر سکیں۔

کتاب اپنے مکمل سٹ (۸ جلدیں) کے ساتھ خریدی جا سکتی ہے جس کی قیمت بارہ ~~سو~~ ۱۲۰ روپے ہے، کوئی جلد تنہا نہیں خریدی جا سکتی صرف قیمت کتاب پیشگی بھیجکر کتاب منگوانے پر مصارف ڈاک کی خصوصی رعایت کے ساتھ کتاب رجسٹرڈ بھیجی جائے گی۔

ملنے کے پتے

مجلس تحقیقات و نشریات اسلام پوسٹ بکس ۱۱۹ ندوۃ العلماء لکھنؤ

دار عرفات۔ تکیہ کلاں۔ رائے بریلی۔ ۲۲۹۰۰۱

www.abulhasanalinadwi.org